محمد عرفان حیدر
سکالر ایم فل اردو، اورینٹل کالج، پنجاب یونیورسٹی، لاہور
سید ازور عباس
لیکچرر شعبہ اردو، ہزارہ یونیورسٹی، مانسہرہ
حسن محمود
سکالر ایم فل اردو، اورینٹل کالج، پنجاب یونیورسٹی، لاہور

ترجمہ کاری کا ماحولیاتی پیراڈائم: بنیادی تعقلات

Muhammad Irfan Haider
Mphil Urdu Scholar 'Orientall College, Punjab University Lahore.
Syed Azwar Abbas
Lecturer of Urdu, Department of Urdu, Hazara University Mansehra.
Hassan Mehmood
Mphil Urdu Scholar, Orientall College, Punjab University Lahore.

Ecological Paradigm of Translation: Basic Concepts

Ecocriticism is an emerging discourse in literary studies. Ecocriticism, the study of human-nature relations in literature, film and other cultural expressions, has rapidly become established in the field of literary theory. Eco translatology is nature centered translation study and self-contained translation theory system, under the guidance of eco-holism. The recent cultural term in translation studies introduced a marked shift from strictly linguistic to cultural approches to translation. Eco translatology answers the fundamental questions in translation studies: what is translation? Who translates? How to translate and why to translate? In this article will be engaged all these prior mentioned questions and find their answers in the vision of eco criticism.

Keywords: *Ecocriticism, Ecology, climate change, culture, Translation.*

ISSN (**Print**): 2709-9636 | ISSN (**Online**): 2709-9644
Volume 2, Issue IV, (October to Decmber 2021)

گذشتہ صدی کے اختتامی عشرے فطرت اور ماحول اساس کثیر جہتی مطالعات کے آغاز کی سنجیدہ کوششوں پر محیط ہیں؛ اس کی علت مغرب میں فلسفی، سماجی، سیاسی تبدیلیوں کی وقوع پذیری کے ہمگام انسان شناسی، کائنات شناسی اور جمالیات کے باب میں نئے تناظرات کا ظہور قرار دی جاسکتی ہے۔ عصری تفکر میں اس امر کے اصلی محرکات ماحولیاتی انحطاط کی سنگین ترین صورتحال سے نبرد آزما حکمت عملیوں میں تلاش کیے جانے چاہیں۔ فطرت کو لاحق خطرات محض طبیعی یا ماحولیاتی بحران کا سبب نہیں؛ یہ امر بلاواسطہ ثقافتی اور سماجی بحران سے منسلک ہے۔ نشانِ خاطر رہے کہ ثقافتی اور سماجی بحران ماحولیاتی تخریب کی علت بھی ہے اور معلول بھی۔ ماحولیاتی مورخ ورسٹر (Worster) کے بقول؛ 'معاصر عہد کے ماحولیاتی مسائل بشمول آب وہوا میں رونما ہونے والی تبدیلیوں (Climate Change) سے پیدا ہونے والے بحران کا مرکز انسانی کلچر میں ہے، اور ان مسائل کے حل کے لیے بھی ہمیں انسانی علوم کا سہارا چاہیے'۔[1] اس پس منظر کے تحت ادب (بشری علم) اور ماحولیات (Ecology) کے بین العلومی مطالعات کا آغاز ہوا۔ متنوع انتقادی مکاتب میں ماحولیاتی تنقید (Ecocriticism) ایک نیا مخاطبہ ہے؛ اس کا بنیادی سروکار ادبی اور ثقافتی متون میں فطرت کے متعلق تشکیل پانے والے اظہارات کی نوعیت اور کیفیت کو تنقیدی عمل (تجزیہ، تشریح، تعبیر) سے گزارنا ہے۔ جدید ترین مطالعات میں ماحولیاتی تنقید فنون لطیفہ اور ادب کے ماحول اساس نظریے کی حیثیت سے ایک Umbrella Term کا درجہ حاصل کر چکی ہے۔ بنابریں، اس کے زیر سایہ بہت سی نظریاتی حکمت عملیاں اور اطلاقی طریقہ ھائے کار جمع ہیں۔ گذشتہ کچھ عرصے میں، بشر مرکزیت پر مبنی ادعائی طرزِ تفکر کو مسترد کرنے کی غرض سے ماحولیاتی تنقیدی نظریہ انسانی اور طبیعی علوم کے متعدد شعبوں مثلاً تاریخ، آرٹ، نفسیات، شرحیات (Hermenetics)، سماجیات، مذہبی مطالعات، ثقافتی جغرافیا، علم التعلیم، ثقافتی مطالعات پر اثرانداز ہوا ہے۔ اس نظریے کی ایک جہت ترجمہ کاری کی نظری اور عملی تدابیر کے اکتشاف کے درپے ہے۔ ماحولیاتی نظریہ ترجمہ کاری کے حوالے سے ایک ماحول محور پیراڈائم کی اساس فراہم کرتا ہے۔ یہ ترجمہ کاری کی قدیم لسانی تھیوری کے برعکس ثقافتی تھیوری سے استفادہ کرتا ہے اور ماحولیاتی استدلال (Eco-Reason) پر انحصار کرتے ہوئے ترجمہ کاری کے ذیل میں چند بنیادی سوالات کا جواب دیتا ہے: ترجمہ کیا ہے؟ ترجمہ کیسے اور کیسے کرنا چاہیے؟ ترجمہ کیوں کیا جائے؟ وغیرہ۔ اس مقالے میں ماحولیاتی ترجمہ کاری (Eco-Translatology) کی مبادیات اور بنیادی تعقلات کی وضاحت کی جائے گی۔

ISSN (**Print**): 2709-9636 | ISSN (**Online**): 2709-9644
Volume 2, Issue IV, (October to Decmber 2021)

ترجمہ، ایک جامع اور کثیر جہتی انسانی عمل ہے۔ اِسے دنیا میں موجود پُر ارزش ترین معروض بھی کہا گیا ہے۔ آئی اے رچرڈز نے ترجمے کو کو کائنات کی ارتقائی تاریخ میں سب سے پیچیدہ عمل قرار دیا ہے۔ اس میں شک نہیں کہ ترجمہ معلومات کے تبادلے، بین الثقافتی اور بین اللسانی ابلاغ کا موثر ذریعہ ہے؛ مختلف تاریخی ادوار میں اس کی اہمیت مسلمہ رہی ہے۔ تاہم مابعد جدید صورتحال اور گلوبلائزیشن نے ترجمے کی اہمیت اور افادیت میں بیش بہا اضافہ کیا ہے۔ بیسویں صدی کے اواخر میں ترجمہ کاری کے مطالعات (Translation Studies) نئے اور متنوع مناہج سے آشناء ہوئے ہیں، جس کے باعث اسے ایک مستقل اکادمیاتی شعبے کا درجہ حاصل ہوا ہے۔ بین العلومی (Interdisciplinary) رجحانات اور مابعد جدیدیت کے تحتِ تاثیر ترجمے کے سادہ، اکہرے اور قدیم لسانی نظریے سے کثیر جہتی ثقافتی نظریے کی جانب شفٹ دیکھنے میں آئی ہے۔ ترجمے کا قدیم لسان اساس نظریہ ماخذ متن (ST) کو ہدف متن (TT) میں مفہوماً یا لفظ بہ لفظ منتقل کرنے سے متشکل ہوتا ہے۔ یوں مترجم کی ذمہ داری لفظ یا خیال کو ایک زبان سے دوسری زبان میں نقل کرنا ہے۔ لہذا ترجمے کی تعریف یہ کی گئی: 'ترجمہ ماخذ زبان کے متنی مواد کو مساوی طور پر ہدف زبان کے متنی مواد سے بدل دینا ہے'۔[۲] اس تناظر میں مترجم کے لیے متن سے وفاداری (Fidelity) اہم ترین شرط ہے۔ مائیکل ڈوئیل (Micheal Doyle) نے ترجمے کے باب میں ماخذ زبان کے متن سے وفاشعاری کو اولین شرط کے طور پر شناخت کیا ہے۔[۳] تاہم ثقافتی شفٹ نے مطالعہ ترجمہ کے حوالے سے مستحکم لسانی تناظر کو ثقافت اساس تناظر سے بدل دیا ہے۔ مذکورہ طرزِ فکر دراصل مابعد جدید دور میں کینن (Canon) کے زوال کا نتیجہ ہے۔ ۱۹۹۰ء میں لارنس وینوٹی اور آندرے لیفیور کی مشہور مرتبہ کتاب ترجمہ، تاریخ اور ثقافت (Translation, History and Culture) نے ترجمے کے تاریخی اور ثقافتی تناظر کو مرکزی حیثیت سے ہمکنار کیا اور مترجم کے مقام کا از سرِ نو جائزہ لیا۔ یوں '[ایک] ماتحت / تابع فرمان مترجم کی بجائے ایک تخلیق کار اور ثالث مترجم کا تصور آیا، جو ثقافتوں اور زبانوں میں ثالثی کا فریضہ سر انجام دیتا ہے'۔[۴] اس شفٹ نے مطالعہ ترجمہ کی ثقافتی جہات کے باب میں تحقیقات کے وسیع منطقے کے در واکیے۔ لہذا ترجمہ کاری کے جنس اساس (Gender Studies) اور مابعد نو آبادیاتی تناظرات علمی ڈسکورس کا حصہ بنے۔ دیویندر اسر نے اس ضمن میں لکھا ہے:

> "اگر ہم غور سے ترجمے کے بدلتے ہوئے نظریاتی پہلوؤں کا مطالعہ کریں تو ہم دیکھیں گے کہ ترجمہ کی موجودہ صورتحال کا تعلق بنیادی طور پر نئی ادبی تھیوری، کینن کے زوال، ثقافتی

ISSN (**Print**): 2709-9636 | ISSN (**Online**): 2709-9644
Volume 2, Issue IV, (October to Decmber 2021)

مطالعات، نسل اور علاقے و طبقے کی بنیادوں پر شعریات کی تشکیل نو، لاتشکیلیت، قرات کے بدلتے ہوئے تصورات اور قاری اساس فہم کے باعث ہے۔ ترجمہ دوسرے تمام متون کی طرح ایک متن ہی تو ہے۔۔۔۔۔۔بقول باختن تخلیقی فن پارے میں کئی آوازیں ہوتی ہیں۔ قاری (یا مترجم) اپنی قرات کے عمل میں مخصوص حالات کے مطابق ان آوازوں کا انتخاب کرتا ہے۔ یہ صورت الفاظ کے ساتھ ہر انسانی تخلیق میں موجود رہتی ہے"(۵)

معاصر عہد کو انتھر و پوسین(Anthropocene) کے نام سے موسوم کیا گیا ہے، یعنی انسانی کار گزاریوں سے فطرت پر شدید منفی اثرات مرتب ہونے کا عہد۔ عملی طور پر فطرت کی متنوع آوازیں ہمارے لیے نا قابلِ سماعت ہو چکی ہیں۔ نئی ثقافتی بصیرت کے زیر اثر ترجمے کی ماحولیاتی شفٹ حاشیے یا پس منظر میں دھکیلی گئی آوازوں کو منظر نامے پر اجاگر کرنے سے عبارت ہے۔ ان آوازوں کے درمیان ایک آواز فطرت کی ہے، جسے تاریخ کے تدریجی ارتقاء کے ہمگام انسان مرکز طرزِ فکر نے خاموش کر دیا ہے۔ تاہم جدید علمِ ترجمہ کے بین العلومی رویہ نے ماحولیاتی نکتہ نظر کو فروغ دیتے ہے۔ یوں یہ طرزِ فکر ترجمے کے متحرک تفاعل کو اجاگر کرتا ہے۔

ماحولیاتی ترجمہ (Eco- Translation)یا ماحولیاتی ترجمہ کاری (Eco-Tranlatology) ایک بین العلومی نظریہ ہے۔ اس کا ماننا ہے کہ ترجمے اور مترجمین ایک وسیع ماحولیاتی نظام کا حصہ ہیں؛ اس نظام کی خاصیت یہ ہے کہ ہر معروض دوسرے معروض پر انحصار کرتا ہے، جیسا کہ بیری کامنز نے ماحولیات کے پہلے اصول کو بیان کرتے ہوئے کہا ہے: ہر شے دوسری شے سے مربوط ہے۔ یہ طرزِ فکر ترجمے کے انسانی عمل کو ایک متن یا معروض کی حیثیت سے ایکو سسٹم سے منسلک کرتا ہے۔ اس کا مطلب ہے کہ ترجمے کو ایک Environment سمجھنا اور فطری ماحول کے ساتھ اس کے انسلاکات، مناسبات اور تضادات کو پیش نظر رکھنا۔ یوں یہ تناظر علم ترجمہ کے ذیل میں ماحولیاتی اخلاقیات کے فروغ پر اصرار کرتا اور انسانی فکری ارتقاء کا تجزیہ کرتا ہے۔ ترجمے کی ماحولیاتی جہت کا مطالعاتی منہج ماخذ متن میں معروضیت، غیر معروضیت، اور مرکزیت کے انکشاف کے ساتھ ساتھ حاشیے پر دھکیلے گیے بیانیوں کی تشخیص کرتا ہے۔ بایں ہمہ یہ نظریہ مترجم سے تقاضا کرتا ہے کہ وہ ترجمے کے عمل کے دوران مرکزیت پسند میلانات کی رد تشکیل کرے۔ مرکزیت پسند طرزِ تفکر زندگی، رہن سہن کے طور طریقوں، علمی و ثقافتی اعمال اور ادبی تشکیل میں مقتدرہ کے جبر سے فعال ہوتا ہے۔ یوں بھی حاوی ثقافتوں کے نظریات ترجمے کے ذریعے ہی محکوم ثقافتوں میں منتقل کیے جاتے ہیں۔ ان تصورات کے وجود میں آنے کی بنیادی وجہ مغربی نظامِ فکر کی نہاد میں موجود

ISSN (**Print**): 2709-9636 | ISSN (**Online**): 2709-9644
Volume 2, Issue IV, (October to Decmber 2021)

ثنویت پسند(Dualistic) سوچ کی کار فرمائی ہے۔ یاد رہے کہ ثنویت پسند تفکر شناختوں کے قیام میں ترجیحی ترتیب(Hierarchy) کو مد نظر رکھتا ہے۔ یہ نظامِ فکر گورے/کالے، کمتر/برتر، مغربی/مشرقی، حاکم/محکوم، یورپی/ہندوستانی اور فطرت/ثقافت میں تفریق کرنے کے رویے کو اعانت فراہم کرتا ہے۔ لہٰذا فطرت اور ثقافت کی دو علاحدہ اور مستقل شناختوں پر اصرار کیا گیا۔ تاہم ماحول اساس مطالعات نے بشری علوم کے مختلف شعبوں کی گونا گوں تحقیقاتی حکمت عملیوں میں اس ترجیحی طرزِ تفکر سے انحراف کیا ہے۔ ماحولیاتی ترجمہ کاری کے پیش نظر ثقافت کا مفہوم حیات مرکزیت (Biocenteric)سے اخذ شدہ ہے۔ اس نظریاتی پیراڈائم کی پہلی اصل ترجمے کے ماحول(Translation Ecology) میں ایک متوازن ماحولیاتی (Eco-Balance) فضا کے قیام پر توجہ مرکوز کرنے سے تشکیل پاتی ہے۔

ماحولیات اور ترجمے کے بین العلومی انسلاک کا نکتہ آغاز مشہور نظریہ ساز مائیکل کرونن(Micheal Cronin) کی کتاب Translation and Globilization(۲۰۰۳)ہے۔ اس کتاب میں کرونن نے پہلی مرتبہ Translation Ecology کی اصطلاح استعمال کی؛ اس سے مراد وہ اسالیب اور قواعد ہیں جو ترجمے اور اس کے گرد و پیش میں موجود ماحولیاتی انوئرنمنٹ سے اس کے ارتباط کی نوعیت اور کیفیت کا مطالعہ کرتے ہیں۔ ۲۰۰۴ء میں چینی نظریہ ساز پروفیسر یوگِنگ شن (XU Ghengshen) نے اس تناظر کے نظریاتی اور عملی اسالیب مرتب کرنے پر توجہ دی، جو بعد ازاں اسکی کتاب Eco-Translatology(۲۰۲۰) میں مکمل تھیوری کی حیثیت سے منظرعام پر آئے۔ تاہم اس موضوع پر پہلی باقاعدہ کتاب Eco- Translation کرونن کی ہی ہے، جو ۲۰۱۷ء میں طبع ہوئی۔ مذکورہ بالا نظریہ سازوں نے ترجمہ کو ماحولیاتی انحراف کے خلاف اکادمیاتی سطح پر Theorize کرنے کی سعی کی ہے۔

پروفیسر یوگِنگ شن (XU Ghengshen) نے ماحولیاتی ترجمہ کاری کا جو ماڈل فراہم کیا ہے، اس میں مترجم کو مرکزی حیثیت حاصل ہے۔[۶] اس ماڈل کی رو سے ترجمہ یا ماحولیاتی ترجمہ دراصل انتخاب اور ترمیم (Translation via Adaptation and Selection) کا عمل ہے۔ اس تعریف کے پسِ منظر میں اُس نے ڈارون کے نظریہ ارتقاء کی نشان دہی کی ہے۔[۷] اُس نے ماحولیاتی اخلاقیات کی فلسفی بنیادوں کی وضاحت کے لیے قدیم چینی فلسفے کی طرف رجوع کیا ہے، جس کے مطابق تمام موجودات کی طرح انسان بھی ایک موجود ہے، جو دیگر فطری موجودات پر حاکم کی حیثیت سے نافذ نہیں کیا گیا۔ مزید برآں تمام موجودات ایک ہم آہنگی (Harmony)

کی فضا میں ایک دوجے سے منسلک ہیں۔Eco-Tranlatology میں لفظ Eco کی بازگشت Ecology کی طرف ہے۔ اس نے فطری اکولوجی اور ترجمے کی اکولوجی کے مابین اشتراکات قائم کر کے اس نظریے کی وضاحت کی ہے۔ وہ ترجمے اور فطرت کے تعلق کو مندرجہ ذیل زنجیر(Chain) کے ذریعے سمجھانے کی کوشش کرتا ہے:

ترجمہ>زبان>ثقافت>انسان>فطرت

ترجمہ بنیادی طور پر ایک لسانی عمل ہے؛ زبان ایک سماجی مظہر ہونے کے باوصف متنوع ثقافتی عناصر کی حامل اور عکاس ہوتی ہے؛ ثقافت انسان اور فطری موجودات کے باہمی اشتراک سے وجود میں آتی ہے۔ بشر پسند نظریہ ثقافت کی تشکیل میں محض انسانی عمل کو مد نظر رکھتا ہے۔ تاہم ثقافت کے ماحول اساس نظریہ کا ماننا ہے کہ ثقافت کی تشکیل میں فطرت اور انسان ہر دو شریکِ عمل ہیں۔ یوں ہم ترجمہ اور زبان کے ذریعے فطرت تک رسائی حاصل کر سکتے ہیں۔ اس کے ماڈل کی رو سے فطری اکولوجی اور ترجمے کی اکولوجی کے مابین اشتراکات یہ ہے:

☆نیچرل اکولوجی میں، ماحولیاتی انوئرنمنٹ تمام موجودات سے منسلک ہوتا ہے۔ اسی طرح ترجمے کی اکالوجی میں ترجمے کا انوائرنمنٹ ترجمے سے متعلق تمام عناصر کو مرتبط کرنے پر اصرار کرتا ہے۔

☆موجودات اور ماحول کے مابین باہمی تعامل فطرت میں درجہ بہ درجہ ہم آہنگی (Harmony) اور توازن(Balance) حاصل کرتے ہیں۔ اسی طرح ترجمے کی فضا میں مترجم اور ترجمے میں کارفرما عناصر کے مابین آخر کار ہم آہنگی اور توازن قائم ہوتا ہے۔

☆بقائے اصلح(Survival of Fittest) کا قانون فطرت اور ترجمے ہر دو کے لیے مناسب ہے۔

☆ماحولیاتی ترجمہ کاری، ماحولیاتی استدلال (Eco- Rationality) پر انحصار کرتی ہے۔ ماحولیاتی استدلال سے مراد:

i ۔کلیت(Wholeness) کو دھیان میں رکھنا

ii ۔ تحرک اور توازن پر اصرار کرنا

iii ۔ماحولیاتی جمال کا مظاہرہ کرنا

iv ۔مترجم کمیونٹی کا خیال رکھنا

v ۔ تنوع اور وحدت کی تائید کرنا(۸)

ISSN (**Print**): 2709-9636 | ISSN (**Online**): 2709-9644
Volume 2, Issue IV, (October to Decmber 2021)

پس واضح ہے کہ پروفیسر یوگِنگ شن (XU Ghengshen) کا ماڈل مکمل طور پر فطرت کے طرزِ وجود کو ترجمے کی اکالوجی میں منتقل کرنے سے متشکل ہوتا ہے۔ مزید برآں، ترجمہ اس کے نزدیک Selection اور Adaptation کا عمل ہے۔ ونے (Vinay) اور ڈاربلنٹ (Darbelnet) نے انگریزی اور فرانسیسی کے اسلوبیاتی تجزیے کے بعد اپنا ماڈل پیش کرتے ہوئے محض دو طریقے مقرر کیے ہیں۔[۹] ایک راست ترجمہ اور دوسرا غیر متوازی ترجمہ (Oblique Translation)۔ غیر متوازی ترجمے کی ایک قسم ترمیم کا عمل (Adaptation) ہے۔ فاخرہ نورین نے اس کی وضاحت کرتے ہوئے لکھا ہے:

> "ترجمے میں اگر یہ صورتحال درپیش ہو کہ ماخذ زبان میں بیان کردہ ثقافتی حوالہ ہدفی زبان میں موجود نہ یا وہ زور پیدا نہ کرے جو ماخذ زبان میں مقصود ہے۔ اس کی ایک واضح مثال جو وِنے اور ڈاربلنٹ نے دی ہے وہ انگریزی سے فرانسیسی ترجمے میں کرکٹ کے کھیل کی مثال ہے۔ انگریزی تہذیب میں کرکٹ کی جو اہمیت ہے وہ فرانسیسی قارئین پر واضح نہیں ہو سکتی۔ اُن کی تہذیب میں Tour de France وہی معنی اور زور یا تاثر پہنچائے گا۔ چناں چہ ترجمہ کرتے ہوئے اس تہذیبی حوالے کا تاثر مضبوط کرنے کے لیے وہاں ٹور دی فرانس کا حوالہ دیا جائے گا۔" [۱۰]

ظاہر ہے کہ ہر خطے کی اپنی خاص جغرافیائی وضع اور روایات ہوتی ہیں، جن کو اُس خطے کی مخصوص زبان میں آسانی سے تلاش کیا جاسکتا ہے۔ ثقافت کے مفہوم کی تلاش کے لیے زمینی اور آسمانی ہر دو حقائق کو مدنظر رکھنا چاہیے۔ ثقافت ایک اسلوبِ حیات سے موسوم ہے، جو ہمہ جہت ہے اور متنوع ذہنی، آسمانی (مذہبی) اور زمینی جہات کو اپنے وجودی دائرے میں شامل کرتا ہے۔ یوں مشاہداتی اور زمانی / تاریخی پہلوؤں کے ہمراہ مکانی / زمینی پہلو بھی ثقافت کے متن کا حصہ قرار پاتے ہیں۔ ڈاکٹر عبدالسلام خورشید کے مطابق: 'ثقافت تین چیزوں سے عبارت ہے، مذہب، تاریخ اور جغرافیہ۔ تین چیزیں اسے نمو بخشتی ہے، دل، دماغ اور دھرتی'۔[۱۱] ماحولیاتی نظریہ وسیع معنوں میں مذکورہ تینوں، جب کہ خصوصی طور پر دھرتی (فطرت) سے سروکار رکھتا ہے۔ بنا بریں ماحولیاتی ترجمہ کاری کا مخصوص میدان فطرت پر توجہ مرکوز کرنا ہے۔ بعید از امکان نہیں ہے کہ ماخذ زبان میں پیش کیا گیا ماحول ہدف زبان کے لیے بالکل ناآشنا ہو۔ اس صورتحال میں ترجمہ وہ شدت یا تاثیر پیدا نہیں کر سکتا، جو اس سے مقصود ہے۔ ترجمے کا ماحولیاتی نظریہ ترجمے کے لیے کسی متن کو انتخاب کرنے کے بعد اسے مقامی ماحول کی مناسبت سے بدل دینے

اور Manipulate کرنے پر اصرار کرتا ہے۔یوں مترجم کی کارگزاری رسمی عمل سے زیادہ تخلیقی عمل قرار پاتی ہے۔ماحولیاتی نظریہ ترجمے کے عمل میں حیاتیاتی مقامیت(Bioregionalism) کو پیش کرنے پر اصرار کرتا ہے۔ اس لیے کہ ضروری نہیں ہے کسی انگریزی متن (ماخذ متن) میں پیش کیا گیاماحولیاتی منظرنامہ اردو دان طبقے (ہدف متن) کو بھی یکساں طور پر متاثر کرے۔وجہ یہ ہے کہ حیاتیاتی مقامیت ہر خطے کی مخصوص آب وہوا کے تحت تاثیر ہوتی ہے۔حیاتیاتی مقامیت کا تعین سیاسی سرحدوں کی بجائے ماحولیاتی سرحدوں پر منحصر ہوتا ہے۔'حیاتیاتی مقامیت ایک ایسا سیاسی اور ثقافتی مظہر ہے جس کی بنیاد ماحولیات پر ہے۔حیاتیاتی مقامیت کا تعین کسی خطے کی انتظامی سرحدوں کی بجائے اس خطے کی فطری خصوصیات مثلاً آب وہوا، موسم، پودے، جانور، طبعی حالات اور زمینی خصوصیات کرتی ہیں۔ آفاقیت کے برعکس حیاتیاتی مقامیت کا دائرہ عمل مخصوص فطرتی خصائص کے حامل ایک خطے تک محدود ہے'۔(۱۲) یہاں سوال پیدا ہوتا ہے کہ جب ایک مخصوص حیاتیاتی مقام (Bioregion) سے متعلق لینڈ سکیپ کو دوسرے حیاتیاتی مقام میں ترجمہ کیا جائے گا، جس کی زبان اور ثقافت مختلف ہے تو مترجم کی پوزیشن یا حکمت عمل کیا ہوگئی؟ کیا مترجم وہی لینڈ سکیپ دیکھے، وہی احساس اور ذائقہ محسوس کرے جو ماخذ زبان کے مصنف نے دیکھا یا محسوس کیا؟ یا اس کے برعکس مترجم کو چاہیے کہ حیاتیاتی مقامیت کی سرحدوں کو پاٹے اور ماخذ متن کو ایک نئے ماحولیاتی منطقے سے آشناء کروائے؟

مندرجہ بالا سوالات ترجمہ کاری کے حوالے سے نہایت اہم ہیں، کیوں کہ یہ ایک تسلیم شدہ حقیقت ہے کہ حیاتیاتی تنوع اور حقائق زمینی خدوخال کی نوعیت کے حساب سے بدل جاتے ہیں۔اس مقام پر گائتری سپواک کے ایک انگریزی ترجمے سے ہم اس امر کی وضاحت کرنے کی کوشش کرتے ہیں۔سپواک نے بنگالی لکھاری مہاسوتا دیوی کی کتاب کا انگریزی ترجمہ Imaginary Maps کے نام سے کیا ہے۔کتاب کے پیش لفظ میں سپواک نے کتاب کی مصنفہ کا شکریہ ادا کیا ہے، جس نے انگریزی ترجمے میں ان کی معاونت کی۔ گویا یہ ایک مستند ترجمہ ہے، جس میں باقاعدہ طور پر مصنفہ مترجم کے شریک کار رہی ہیں۔ تاہم مقدمے میں سپواک کا کہنا ہے کہ یہ انگریزی ترجمہ ایک ہی وقت میں دو مختلف حیاتیاتی مقامات یعنی امریکہ اور ہندوستان میں شائع ہوگا۔ اس نکتے نے مترجم کا دھیان اس امر کی جانب مبذول کرایا کہ یہ دونوں خطے مختلف زمینی حقائق اور متنوع ماحولیاتی خدوخال کے حامل ہیں۔ سپواک کا کہنا ہے کہ کتاب کے انڈین ایڈیشن کے لیے مقامی ذائقے کا ہونا ضروری ہے، کیوں کہ جس امریکی اکادمیاتی محاورے میں اس نے مذکورہ کتاب کا ترجمہ سرانجام دیا ہے، وہ برصغیر کے قاری کے مذاق کے لیے ناکافی ہے۔

سپواک نے لکھا ہے کہ یہ ایک دلچسپ سوال ہے جو ہندوستان سے مخصوص ہے کہ کیا ہندوستانی متون کو برصغیر کی انگریزی میں ترجمہ کیا جانا چاہیے[۱۳] اس سوالات کے تناظر میں ترجمے کا ماحولیاتی نظریہ ماخذ متن کے انتخاب کے بعد اسے ہدف زبان کے مقامی کلچر اور ماحول کے مطابق ترمیم کرنے پر زور دیتا ہے، تاکہ فطرت کی بہتر اور بااثر نمائندگی ممکن ہو سکے۔ اس حوالے سے ہمارے سامنے عملی مثالیں بھی موجود ہیں۔مثال کے طور پر ڈیوڈ ہنری تھورے کی امریکی فطرت نگاری کی شاہکار کتاب والڈن (Walden) کا ترجمہ ماحولیاتی نکتہ نظر سے ہسپانوی مترجمین نے اپنی حیاتیاتی مقامیت کو مدِ نظر رکھتے ہوئے سر انجام دیا ہے۔ اس عمل سے والڈن میں فطرت کے اظہار کی کیفیت ہسپانوی قاری کے لیے زیادہ پرُتاثیر بنانے کی کوشش کی گئی ہے۔ چینی مترجمین نے بھی اس کی کئی مثالیں فراہم کی ہیں۔ اردو کے حوالے سے دیکھا جائے تو تھورے کی مذکورہ کتاب کا ترجمہ علی عباس حسینی نے ۱۹۶۰ء میں سر انجام دیا۔ ادبی حوالے سے یہ ایک شاہکار ترجمہ ہے، اس لیے کہ تھورے کا انگریزی محاورہ آسانی سے گرفت میں نہیں آتا۔ تاہم ماحولیاتی حوالے سے دیکھا جائے تو کتاب میں پیش کیا گیا زیادہ تر ماحول، لینڈ سکیپ، جانور، پرندے، پودے وغیرہ والڈن پونڈ (میساچوسٹس امریکہ) سے مخصوص ہیں۔ اردو کے قاری پر کتاب پڑھتے ہوئے ایک گونہ ناآشنائی کی کیفیت طاری رہتی ہے۔مثال کے طور پر کتاب کا چوتھے باب میں مختلف پرندوں کی آوازوں کے حوالے سے مخصوص ہے اس میں مذکورہ کئی پرندوں سے اردو دان طبقہ تقریباً نا آشناء ہے۔[۱۴]

ماحولیاتی تنقید کے پیشِ نظر ایک ایسی زبان کا تصور ہے جو ماحولیاتی شعور کی حامل ہو۔ "ہمیں چاہیے کہ ہم نہ صرف نئی اخلاقیات سیکھنے پر غور کریں بلکہ ایک ایسی زبان سیکھنے کی طرف متوجہ ہوں جو انسانی اجارہ سے آزاد ہو۔ ایک ایسی زبان جو ایک لامرکز، مابعد جدید اور مابعد انسانی تناظر کی حامل ہو۔ المختصر ہمیں ماحولیاتی عجز بیان کے لیے ایک ایسی زبان درکار ہے جس میں اظہار کی آرزو فلسفہ ماحولیات کو ہمیشہ سے رہی ہے۔" ماحولیاتی ترجمے کا سروکار ایک ایسی ہی زبان کی ایجاد سے ہے۔ اس حوالے سے بیڈنس (Badeness) اور کوئیسون (Coisson) نے ماحولیاتی مترجم کے لیے تین حکمت عملیوں کا ذکر کیا ہے:

> "اُن ماخذ متون کا باز ترجمہ اور باز قرات جن میں فطرت کی واضح آواز موجود ہے، لیکن ترجمے میں اُسے خاموش کر دیا گیا؛ ترجمے کے لیے اُن متون کا انتخاب کرنا جو ماحولیاتی تصور کائنات کے حامل ہیں لیکن ابھی تک ترجمہ نہیں ہوئے؛ ترجمہ بذریعہ

Manipulation(دست کاری کا عمل)، یعنی وہ آثار جو بنیادی طور پر ماحولیاتی تناظر کے حامل نہیں، ان کا ایک نئے ماحولیاتی متن کی تخلیق کی غرض سے ترجمہ کرنا"[۱۵]

پہلی اور دوسری حکمت عملیاں سادہ ہیں اور عالمی سطح پر اس کی کئی مثالیں موجود ہیں۔ تاہم تیسری حکمت عملی یا تدبیر ترجمے سے زیادہ تخلیق کے ہم پلہ ہے، اس لیے کہ Manipulationکے اندر سلیقے سے برتنا، سلجھانا، ساز باز کرنا، مطلوبہ فائدے کے حصول کے لیے ردو بدل کرنا اور ادل بدل کرنے کے معنی موجود ہیں۔[۱۶] لہٰذا غلط نہیں ہے کہ ماحولیاتی ترجمہ کاری میں مترجم کو مرکزی حیثیت دی گئی ہے۔ یہ تناظر میں مترجم کے متحرک اور فعال کردار پر روشنی ڈالتا ہے اور ترجمے کی مباحث کو نئی معنویتوں سے آشنا کراتا ہے۔ ترجمے کے ماحولیاتی نظریے نے روایتی ترجمہ کاری کے اکہرے اور مستحکم لسانی تناظر کی رد تشکیل کی ہے۔ دوسری طرف اس نظریے نے ماحولیاتی انصاف کی غرض سے اٹھائی جانے والی بشری کاوشوں کو تیز کرنے کی سعی کی ہے۔

حوالہ جات

۱- Wroster, D. 'The two cultures Revised: Environmental History and the environment science', Evvironment and History 2, No 1, lammi Symposium special issue (Feb, 1996)

۲- Catford, c. A linguistic theory of trnaslation (London: oxford university press, 1965), 20

۳- Doyle, M Scott. Translation and the space between: operative parameters of an Enterprised. In Translation: Theory and practice, Tension and Interdependence (Amsterdam: John Banjamines Pub, co, 2008)13-26

۴۔ فاخرہ نورین، ترجمہ کاری، اسلام آباد: ادارہ تحقیقاتِ اردو ۲۰۱۴ء، ص ۱۸

۵۔ دیویندر اسر، 'ترجمہ: فن اور نظریہ'، مشمولہ ترجمے کے فنی اور عملی مباحث نئی دہلی: جامعہ ملیہ اسلامیہ، ۲۰۱۲ء، ص ۳۴

۶- Hu, Gengshen. Eco-Translatology(Singapore: Springer, 2020), 142

۷- ibid,34

۸- Hu,Gengshen. "Eco -Translatology: Research Foci and Theoretical Thenets", IN chinese Translators Journal 2: 5-9

۹۔ فاخرہ نورین، محولہ بالا، ص۵۵

۱۰۔ فاخرہ نورین، محولہ بالا، ص۶۰

۱۱۔ عبدالسلام خورشید، "پاکستانی ثقافت"، مشمولہ پاکستانی ثقافت پاکستانی ادیبوں کے منتخب مضامین، مرتبہ: ڈاکٹر رشید امجد، اسلام آباد: اکادمی ادبیات،۱۹۹۹ء ص،۱۲۴۔۳۱

-12 Spivak, G." Translator note ", " Translator preface". Three stories Imaginary Maps (New York: Routledge, 1995, xxv-xxix

۱۳۔ ہنری ڈیوڈ تھورے، والڈن، مترجم: علی عباس حسینی، نئی دہلی: ساہتیہ اکادمی، ۱۹۶۰، ص۱۶۹

۱۴۔ کرسٹوفر مینز، 'فطرت اور خاموشی' مشمولہ ماحولیاتی تنقید: نظریہ اور عمل، مترجم اورنگزیب نیازی، لاہور: اردو سائنس بورڈ، ۲۰۱۹ء، ص۵۴

۱۵- Badeness, Coisson. Ecotranslation: A Journey into the wild through the road less traveled. European scientific Journal 11: 356-69

۱۶۔ قومی انگریزی اردو لغت، طبع ششم (اسلام آباد: مقتدرہ قومی زبان، ۲۰۰۶ء)، ص۱۱۸۹